قائم بلوچستان کے قدیم وجدید معروف شعرا ہیں۔

ڈاکٹر پروفیسر محمد انعام الحق کوثر نے بلوچستان کی تاریخ کے مختلف پہلوؤں پر توجہ دی ہے۔ اب انہوں نے ان شعراء کرام کا تذکرہ جمع کیا ہے جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں نعت لکھی ہے۔ اندازاً پانچ سو جدید و قدیم شعراء ہیں جن کا تذکرہ ڈاکٹر صاحب کی کتاب ''سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مہک بلوچستان میں'' شامل ہے۔ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے، جن کے عنوانات ''براہوی کتب اور نعت گوئی''''بلوچی کتب اور نعت گوئی''''پشتو کے نعت گو شعراء''، ''فارسی گو شعرا کا نعتیہ کلام''، ''اردو نعت گوئی اور چند متعلقہ کتب''، ''بلوچستان میں نعتیہ مشاعرے'' اور ''بلوچستان میں دینی مدارس'' ہیں۔ نعت گو شعرا کے تذکرے میں ضمناً بلوچستان کے علمی، ادبی، دینی حلقوں کا تذکرہ بھی آگیا ہے۔ اور یوں ڈاکٹر صاحب نے مختلف بکھرے موتیوں کو ایک رشتے میں پروکر ایک موزوں ہار بنادیا ہے۔ آج ہر لائق آدمی اس ہار کو گلے کا زیور بنانے کو تیار ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس کتاب کی تیاری میں جس تحقیق و تدقیق اور محنت و کاوش سے کام لیا ہے وہ لائق صد آفرین ہے۔

خوبصورت گرد وپیش، مضبوط جلد، سفید کاغذ پر شائع شدہ کتاب ہر لائبریری کے لئے ''حوالہ جاتی کتاب'' کے طور پر لازمی ہے۔ کتاب میں حروف خوانی پر کچھ توجہ دے دی جائے تو کتاب کے حسن میں مزید اضافہ ہوگا۔

نام کتاب ''نعت رنگ شمارہ ﴿۷﴾'' صفحات ۲۸۸

// ﴿۸﴾ صفحات ۲۷۲

مرتب: صبیح رحمانی

ناشر: فضلی بک سپر مارکیٹ، اردو بازار کراچی،

قیمت: ۱۰۰ ر روپے، فی شمارہ

تبصرہ نگار: عزیز احسن (کراچی)

کائنات میں ہر شے ایک جدلیاتی عمل سے گزرنے کے بعد ہی اپنا تشخص اور اپنا

وجود منواتی اور قائم رکھتی ہے۔ نظریات کی دنیا میں یہ جدلیاتی عمل بہت نمایاں اور شدید ہوتا ہے، کیونکہ اِن کی بقا کا مدار انسانوں کی بقا پر ہوتا ہے اور انسان اپنی نظریاتی انفرادیت منوانے کے لئے جدل و جدال پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ متحدہ ہندوستان میں حمد و نعت کی شعری روایت انفرادی کوششوں تک محدود رہی اور پاکستان بننے کے بعد بھی ایک مدت تک الحاد پرست ادباء، شعراء کی بالادستی کے باعث دینی شاعری (یعنی حمدیہ و نعتیہ شاعری) ادبی توثیق یا Literary Recogniton سے محروم رہی۔ لیکن شرار بولہبی آخر کب تک چراغِ مصطفوی ﷺ سے ستیزہ کاری میں کامیاب ہوتا۔ آخر اسی کی دہائی سے ادبی سطح پر دینی شاعری کے تسلیم کئے جانے کا عمل شروع ہو گیا۔ یہاں تک کہ اردو دنیا کا سب سے نمایاں جریدہ ''نقوش'' جس کے پچھلے کسی بھی شمارے سے دینی رجحان ظاہر نہیں ہوتا تھا۔ اچانک سیرتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر تیرہ جلدوں پر مشتمل مواد پیش کرنے پر آمادہ ہو گیا اور اُن تیرہ جلدوں میں سے ایک جلد نعتیہ شاعری کے لئے وقف ہوئی۔ ادبی محاذ پر دینی شاعری کی یہ بہت بڑی کامیابی تھی۔ اسی اثناء میں مختلف ادبی جرائد میں ابتدائی صفحات حمد و نعت کے لئے مختص کرنے کا رجحان بھی پیدا ہو گیا۔ لیکن ابھی تک اس شاعری کو ادبی سطح پر قبول کئے جانے کا عمومی رجحان General Trend پیدا نہیں ہوا تھا۔ سو یہ سعادت نوجوان نعت خواں اور نعت گو شاعر سید صبیح الدین صبیح رحمانی کے حصے میں آئی کہ وہ ایک وقیع کتابی سلسلے ''نعت رنگ'' کے ذریعے حمد و نعت کو ادبی اصناف کے طور پر منوانے کے لئے خم ٹھونک کر دنیا کے سامنے آئیں۔ اس کتابی سلسلے کا پہلا نقش سامنے آیا تو اُس کے صوری و معنوی حسن کو دیکھ کر کسی بے باک ملحد میں بھی یہ جرأت باقی نہ رہی کہ اس کتابی سلسلے کو ادبی ٹکسال سے باہر کی چیز ثابت کرنے کی کوشش کرے۔

زیر نظر شمارہ ''نعت رنگ'' کا ساتواں شمارہ ہے۔ جو حمدیہ شاعری کے ادبی سفر کی داستان بھی پیش کرتا ہے اور اس شاعری کے جمالیاتی پہلوؤں کی نشاندہی بھی کرتا ہے۔ اس شمارے کے قلمی معاونین میں بھی ایسے اسکالرز ادباء اور شعراء کے نام شامل ہیں جن کی شمولیت سے کسی بھی جریدے کا علمی وقار اور ادبی اعتبار قائم ہو سکتا ہے۔ اس شمارے میں ''حمد و مناجات کی دینی و ادبی قدر و قیمت'' پر مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مرحوم نے قلم اٹھایا

ہے جبکہ مبادیات حمد، اردو کی حمدیہ شاعری میں فلسفیانہ رجحان، حمد، عبد شکور کا فخر اور عبد مجبور کا سہارا، اردو کی متصوفانہ حمدیہ شاعری، حمدیہ شاعری پر تنقید، حمد و مناجات ہندی اور اردو ادب میں، اردو مثنوی میں حمد و مناجات، حمد و مناجات بیسویں صدی میں اور ہندو شعراء کی حمد نگاری جیسے وقیع موضوعات پر خامہ فرسائی کرنے والوں میں رشید وارثی، ڈاکٹر سید یحییٰ نشیط، پروفیسر محمد اقبال جاوید، ڈاکٹر عاصی کرنالی، ڈاکٹر سید وقار احمد رضوی، ڈاکٹر سید عبدالباری، ڈاکٹر طفیل احمد مدنی اور نور احمد میرٹھی کے نام بالترتیب نظر آتے ہیں۔ سرشار صدیقی، کرامت بخاری، عنبر ہراپچی، نصیر احمد ناصر، سلیم شہزاد اور رئیس وارثی کی حمدیہ نظمیں بڑی ادبی شان سے زینت جریدہ بنی ہیں۔ فکر و فن کے گوشے میں ڈاکٹر ابو سفیان اصلاحی، ڈاکٹر محمد ثناء اللہ عمری، ڈاکٹر محمود الحسن عارف، مولانا عبید اللہ کوٹی، ڈاکٹر محمد اقبال حسین، پروفیسر حفیظ تائب اور پروفیسر آفاق صدیقی کے نام جگمگا رہے ہیں۔ ''مظفر وارثی کا حمدیہ آہنگ'' اور ''ایک حمد کا تجزیاتی مطالعہ'' راقم الحروف نے پیش کیا ہے۔ مطالعۂ کتب کے گوشے میں مبین مرزا اور ڈاکٹر عبدالغنی فاروق کے نام نظر آتے ہیں، جبکہ حمدیہ شاعری کے گوشے میں صبا اکبر آبادی، وقار صدیقی، حفیظ تائب، حافظ لدھیانوی، حنیف اسعدی، شبنم رومانی، اسلم انصاری، علیم ناصری، ظفر مراد آبادی، قمر عباس، وفا کانپوری، سید رفیق عزیزی، اشفاق انجم، ثناگور کھپوری، محمد اظہار الحق، افضال احمد انور، افضل الفت، عزیز الدین خان، صبیح رحمانی اور عزیز احسن کے نام شامل ہیں۔

''نعت رنگ'' کا یہ شمارہ ۲۸۸ صفحات پر مشتمل ہے۔ سرورق انتہائی دیدہ زیب ہے اور جمالِ صوری و جمالِ معنوی قابلِ رشک ہے۔

نعت رنگ کا شمارہ نمبر ۸ بھی صوری و معنوی حسن سے مالامال ہے۔ اس شمارے میں بھی ''نعت رنگ'' کے عمومی مزاج کے مطابق نعتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف جہتوں پر گفتگو کی گئی ہے۔ مقالات و مضامین کے زیرعنوان آٹھ مقالات یا مضامین

شامل ہیں۔ ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی کا مقالہ شعر کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے بڑا اہم مقالہ ہے۔ جس سے شعر و شاعری کے بارے میں اسلامی نقطۂ نظر کو سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ ڈاکٹر خورشید رضوی نے بڑی عرق ریزی سے اُن اشعار کو پڑھا اور نقل کیا جو اشعار مسجدِ نبوی ﷺ میں حجرۂ نبویہ پر لکھے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے مسجد نبوی ﷺ میں رہتے ہوئے اُن اشعار کو نوٹ بھی کر لیا اور بعد میں عربی شاعری کے علمی ذخیرے سے اُن کی اسناد بھی ڈھونڈھ نکالیں، اس طرح اُن کی یہ تحریر اپنے موضوع (حجرۂ نبویہ ﷺ پر نعتیہ اشعار) کے اعتبار سے منفرد بھی ہے اور تحقیقی لحاظ سے وقیع بھی۔ ڈاکٹر عاصی کرنالی نے فارسی روایت کے تناظر میں اردو حمد و نعت کا جائزہ لیا ہے۔ اس موضوع پر ڈاکٹر صاحب کو اختصاص حاصل ہے۔ ''قصیدۂ بردہ کے منظوم اردو تراجم'' کے موضوع پر ڈاکٹر یحییٰ نشیط نے قلم اٹھایا ہے۔ ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی کے دو مضامین اس شمارے کی زینت بنے ہیں۔ جن کے موضوعات علی الترتیب ''مصرع رضا اور کشفی صاحب'' اور ''نعت میں طنز کی شمولیت'' ہے۔ ''اردو نعت اور عقیدۂ ختمِ نبوت'' کے زیر عنوان منصور ملتانی نے خامہ فرسائی کی ہے اور ''گلزار نعت، ایک نایاب نعتیہ گلدستہ'' رفاقت علی شاہد نے اپنی تحقیق کے لئے منتخب کیا ہے۔

فکر و فن کے گوشے میں ''شیخ سعدیؒ کی نعتیہ تب و تاب'' پروفیسر محمد اقبال جاوید نے گفتگو کی ہے۔ ''امیر مینائی کے قصائد میں نعتیہ رنگ'' کے ضمن میں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں صاحب نے معلومات فراہم کی ہیں۔ ''حسرت موہانی اور ان کی نعت گوئی'' کے بارے میں پروفیسر شفقت رضوی نے لکھا ہے۔ ''علیم صبا نویدی کا فن نعت گوئی'' ڈاکٹر سید سجاد حسین نے جانچا ہے۔ ''علاقائی زبانوں میں نعت کی سرخی کے تحت حافظ حبیب الرحمٰن سیال بخشی، غوث بخش صابر اور ڈاکٹر یحییٰ نشیط کے مضامین شامل ہیں۔ خصوصی مطالعہ، تذکرہ نگاری، شخصیت اور مطالعات نعت کے گوشوں میں کالی داس گپتا رضا، شاکر کنڈان، یاسمین زیدی، پروفیسر شفقت رضوی، مبین مرزا، حنیف اسعدی اور منصور ملتانی کے نام جگمگا رہے ہیں۔ ''مدحت'' میں بہت سے اچھے شعراء کی نعتیں پیش کی گئی ہیں اور خطوط کا گوشہ بھی بڑا جاندار اور گرما گرم ہے۔ اس طرح اس شمارے میں بھی ادبی خوبیوں اور علمی بلندیوں کی وہی سطح نظر آتی ہے جو ''نعت رنگ'' کا خاصہ ہے۔